تبصرے

رعنائیاں از برج لال صاحب رعنا ۔ اسے تقطیع متوسط، صفحات ۱۲۸، کتابت، طباعت صاف، قیمت مجلد مع گرد پوش عہ، پتہ :۔ مکتبہ شان ہند دہلی،

رعنائیاں راولپنڈی کے نوجوان شاعر مسٹر برج لال جگی رعنا کے کلام کا دلچسپ مجموعہ ہے مجموعے کا بڑا حصہ رباعیوں پر مشتمل ہے باقی حصے میں غزلیں اور نظمیں ہیں،

ملک کی تقسیم کے نتیجے میں جہاں اردو کے بہت سے شاعر اور ادیب ہندوستان سے پاکستان چلے گئے یا دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لیجئے کہ دلی کو اٹھا کر کراچی پھینک دیا گیا بہت سے باکمال ادیب، شاعر اور انشا پرداز پاکستان سے ہندوستان آ گئے یا یوں کہئے کہ لاہور سے دہلی پھینک دئے گئے چنانچہ یہ تاریخی شہر آج مغربی پنجاب سے آئے ہوئے شاعروں، ادیبوں اور مصنفوں کا گلستان بنا ہوا ہے، یہی وجہ ہے کہ جہاں تک اردو کے چرچوں اور ہماہمی کا تعلق ہے نوعیت کی تبدیلی کے باوجود دہلی میں وہ پہلے سے کہیں زیادہ ہے، سبھاؤں پر سبھائیں اور انجمنوں پر انجمنیں بن رہی ہیں اور مغربی پاکستان کے بچھڑے ہوئے تمام خوش ذوق اور سنجیدہ مذاق ہندو اس کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں،

جگی رعنا کا شمار بھی انھیں سنجیدہ دماغ اور رنگین بیان شاعروں میں ہے جن کی شگفتہ مزاجی سے آج اجڑی ہوئی دہلی کے بدلے ہوئے ادبی اجتماعات کی رونق دوبالا ہو رہی ہے، رعنا نوجوان ہونے کے باوجود پختہ فکر شاعر ہیں اور اس وادی کے نشیب و فراز سے اچھی طرح باخبر ہیں،

اصنافِ سخن میں رباعی ایک ایسی صنف ہے جس میں وسعتِ بیان کی مطلق گنجائش نہیں ہوتی چار مصرعوں میں پورا مضمون اس پابندی کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے کہ چوتھا مصرعہ پہلے تین

مصرعوں سے مختلف حیثیتوں سے ممتاز ہوتا ہے، سننے والا پہلے تین مصرعے سن کر ہمہ تن گوش ہو جاتا ہے اور چوتھا مصرعہ سنتے ہی پھڑک اٹھتا اور سر دھننے لگتا ہے، جس رباعی کے چاروں مصرعے ہموار ہوں اور اس کے چوتھے مصرعے میں یہ خصوصیت نہ ہو تو وہ رباعی بے کیف اور فنی اعتبار سے ناقص سمجھی جاتی ہے۔

رعنا کی رباعیوں میں اس مشکل صنف کی تمام خصوصیتیں اور نزاکتیں بوجہ اتم پائی جاتی ہیں، ۱۳۴ رباعیوں میں ایک بھی ایسی نہیں جس میں کوئی خاص فنی سقم پایا جاتا ہو۔ عام انداز بیان یہ ہے

امید کی بھولی سی کہانی ہوں میں — اک پیکر آشفتہ بیانی ہوں میں
محروم تمنا ہی رہا دنیا میں — شاید کسی مفلس کی جوانی ہوں میں

جو شاخ ہے شمشیر نظر آتی ہے — جو موج ہے زنجیر نظر آتی ہے
رعنا مجھے معمورۂ خشک و تر میں — بیداد کی تصویر نظر آتی ہے

اک اُڑتے ہوئے رنگ کی تصویر ہوں میں — اک خواب پریشان کی تعبیر ہوں میں
میں لاکھ حجابوں میں بھی عریاں ہی رہا — شاید کسی نادار کی تقصیر ہوں میں

ہر رنج مسرت کی خبر لاتا ہے — ہر شعلۂ برق پھول برساتا ہے
آتا ہے محبت میں اک ایسا بھی مقام — ہر چیز کا امتیاز اٹھ جاتا ہے

رباعیوں کے علاوہ غزلیں اور نظمیں بھی لطیف و دل پذیر ہیں جن کو پڑھ کر شاعر کے فنی کمال اور طبیعت کی موزونیت اور ہمہ گیری کا اندازہ ہوتا ہے "ابر رواں" "اقبال کا نظریہ حیات" اور "چراغ" خاص طور پر پڑھنے کے لائق نظمیں ہیں ابر رواں کے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

فلک پر ابر رواں کے سیاہ پرچم ہیں
نہیں یہ میری پریشانیاں مجسم ہیں
نہیں یہ مالیِ خورشید کی ہیں تحریریں
فضا میں آب سے کھینچی ہوئی ہیں تصویریں